جناب اسرار عالم صاحب

جاہلی نظام کا افساد و مہلکات
(۲)

تہذیبی، ثقافتی اور اخلاقی اعتبار سے صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ بعض اوقات موجودہ صورتحال کے سلسلے میں یہ کہا جاتا ہے کہ مغربی دنیا سے نسبتاً زیادہ انارکی کا شکار ہے۔ بعض اوقات دو قدم آگے بڑھ کر ایک اصولی بات کہی جاتی ہے کہ یہ انارکی لازمی نتیجہ ہے خدا بیزاری کا۔ اور یہ کہ اب مغربی انسان بھی اس صورتحال سے متوحش ہے۔ یہ بات صحیح ہوتے ہوئے بھی مکمل نہیں ہے۔

دنیا تہذیبی، ثقافتی اور اخلاقی طور پر آج زیادہ غلام ہو گئی ہے۔ انارکی پیدا ہوئی نہیں ہے بلکہ پیدا کی گئی ہے۔ جس طرح دنیا کے سیاسی اور معاشی نظام کو براہ راست اور بالواسطہ مخصوص سمت میں چلایا جا رہا ہے اور دنیا میں سیاسی اور معاشی اقتدار کی کلیت قائم کی جا رہی ہے۔ اسے ایک قسم کی میکانکی تضامن (Mechanical Solidarity) کا نام دیا جاتا ہے۔

اس کلیت کے قیام میں عصر حاضر میں سب سے متحرک عنصر در ذرائع ابلاغ عامہ" 'Mass Media ہیں۔ عجیب و غریب بات یہ ہے کہ لغت نے اس کے جو معانی متعین کیے ہیں وہ محض اس کی میکانکیت ہی کا احاطہ نہیں کرتے بلکہ اس کے پیچھے کام کرنے والے ارادے کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔

> "Mass medium is a medium of communication that is designed to reach the mass of the people and tends to set the standards, ideals and aims of the masses."

ترجمہ: ذریعہ عامہ ابلاغ کا ایک ایسا ذریعہ ہے جسے اس طرح وضع کیا گیا کہ وہ عامۃ الناس تک رسائی حاصل کرے اور عوام کے معیار، خیالات و رجحانات اور ان کے نصب العین کو متعین کرے۔

تہذیبی، ثقافتی اور اخلاقی اقتدار کی کلیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت دنیا میں انسانوں کا شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو ذرائع ابلاغ عامہ کے مشہور و معروف آٹھ اعضاء یعنی (۱) ریڈیو (۲) ٹیلی ویژن (۳) اشتہار (۴) ڈرامہ اور تھیٹر (۵) فلم اور سینما (۶) اخبار اور رسائل (۷) کتابیں اور پمفلٹس اور (۸) نغمہ اور موسیقی میں کسی نہ کسی سے اور کسی نہ کسی درجے میں متاثر نہ ہو اور یہ چیزیں اس کی زندگی کا معمول نہ بن گئی ہوں اور وہ کسی نہ کسی درجے میں ان سے اپنی زندگی کے فیصلوں میں مدد نہ لیتا ہو۔

ان ذرائع ابلاغ عامہ کے تمام اعضاء میں جو (MECHANICAL SOLIDARITY) قائم کی جا رہی ہے اس کا احاطہ کرنا شاید یہاں ممکن نہ ہو۔ ان میں سے صرف ایک یعنی ٹیلی ویژن کی میکانیکل

سا ئیلڈبریٹی کے صرف ایک پہلو کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

دنیا میں اس نظام کو چلانے والا سب سے بڑا ادارہ انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن سٹیلائٹ آرگنائزیشن (INTERNATIONAL TELECOMMUNICATION SATELLITE ORGANISATION) یعنی ان ٹیل سیٹ (INTELSAT) ہے۔ اسے ۱۹۶۴ء میں پوری دنیا کے ابلاغ عامہ کے نظام کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ دنیا کے تقریباً ۱۳۰ ممالک بشمول امریکہ اور برطانیہ اس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ روس اور کناڈا کو چھوڑ کر بقیہ ممالک وہ ہیں جو عنقریب اس میں شامل ہونے والے ہیں۔ ان مصنوعی سیارچوں نے زمین کو چاروں طرف سے الیکٹرونک کمبل اڑھا رکھا ہے۔

یہ تمام امور وہ ہیں جن کا کسی نہ کسی حد تک انسانی زندگی کی مادی فلاح سے تعلق ہے۔ لیکن جہاں تک اس روئے زمین پر انسانی بقا کا تعلق ہے تو صورتحال وہاں اور بھی تشویشناک ہے۔

خدا آشنا اور خدا ترس نظاموں نے قدرت کی نعمتوں کے ساتھ کبھی وہ سلوک نہیں کیا جو نشاۃ الثانیہ کے بعد اس جاہلی نظام نے کرنا روا کر دیا۔ لہٰذا رفتہ رفتہ اس فساد انگیزی اور بے محابہ بد سلوکی کے نتیجے میں کرۂ ارض کا توازن بالآخر بگڑ گیا ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا کہ اگر یہی روش برقرار رہی تو آئندہ صدی میں روئے زمین انسانی آبادی کی متحمل نہیں رہ جائے گی۔ انسانی آبادی کو ہلاکتوں کا سامنا ہوگا اور وہ تمام لوگ جو اس نظام کے آلہ کار ہیں یقیناً ہلاک ہو جائیں گے۔ یہی سنّت اللہ ہے۔

لیذیقھم بعض الذی عملوا (الروم ۴۱) ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے۔

زمین اور اس کے ارد گرد کی فضا میں زبردست عدم توازن اور فساد واقع ہو گیا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ اس عنوان کے ذیل میں کچھ عرض کیا جائے ایک بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ علم و خبر کے حصول، تحفظ اور انتشار کے مغربی نظام کے تحت ۔۔۔ مثلاً کسی بڑے خطرے کا اظہار ہو رہا ہو تو اس کی حقیقت یہ ہو سکتی ہے کہ فی الواقع وہ خطرہ اتنا ہی بڑا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خطرہ ہے ہی نہیں۔ اسی طرح اگر کسی خطرے کا اظہار نہیں کیا جا رہا ہے اور علم و خبر کے کسی ذریعہ میں اس کا ذکر تک نہ آئے تو اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ فی الواقع وہ کوئی خطرہ نہیں بلکہ بہت ممکن ہے کہ وہ سب سے بڑا خطرہ ہو۔ یہی بات ہر خبر ہر واقعہ اور ہر حقیقت سے متعلق کہی جا سکتی ہے۔

لاحیوی عوامل (ABIOTIC FACTORS) اور اس کے تحت آنے والے دونوں شعبوں یعنی ارضی ماحول (THE TERRESTRIAL ENVIRONMENT) اور مائی ماحول (AQUATIC ENVIRONMENT) میں زبردست خرابی اور فساد واقع ہو گیا ہے۔

ٹھیک اسی طرح جیوی عوامل (BIOTIC FACTORS) اور اس کے تحت ارتباط بین متعضیات (ASSOCIATION BETWEEN ORGANISMS) اور غذائی عامل میں بھی زبردست خرابی اور فساد واقع ہوگیا ہے۔ ساری دنیا میں اور بالخصوص جہاں بے تحاشہ صنعت کاری ہو چکی ہے یا ہو رہی ہے (اور اس وقت ساری دنیا اس جنون میں مبتلا ہے) تیزابی بارش (ACID RAIN) کا خطرہ بڑھ گیا ہے اور بعض علاقوں میں فی الواقع بارش ہونا شروع ہو چکی ہے۔ ۱۹۴۰ء کے دوران صرف یوروپ میں سلفر ڈائی آکسائڈ کا اخراج دوگنا ہوگیا ہے۔ جس سے شمالی امریکہ اور یورپ میں اس سے پیدا ہونے والی آلودگی کے نتیجے میں PH 3 کی حد تک بارش ہو سکتی ہے (بلکہ ہو رہی ہے) جس میں PH5 کے مقابلے میں ۱۰۰ گنی زیادہ تیزاب ہے۔ اسکینڈینیویہ کے ممالک میں مچھلیاں فنا ہو گئی ہیں جو دراصل اس بارش کا نتیجہ ہے۔

ہر طرح کی آلودگی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ دھواں کی آلودگی کے علاوہ مخصوص طور پر خطرناک آلودگیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جوہری فاضل مادہ کی ذخیرہ اندوزی سے پیدا ہونے والی آلودگیاں۔

۲۔ تیل کے اخراج (SLICK) سے ساحلوں اور آبی حصوں میں پیدا ہونے والی آلودگیاں۔

۳۔ OZONE کی تہہ کا کم ہو جانا جو روئے زمین پر ذی روح کو فوق البنفسجی شعاعوں سے بچاتی ہے

۴۔ روئے زمین پر اور اس کی فضا میں بے حد و حساب حجری ایندھن (FOSSIL FUEL) کے جلنے سے فضا اور زمین میں کاربن ڈائی آکسائڈ کا توازن بگڑ گیا ہے۔ اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ کچھ دنوں قبل تک فضا اور ماحول میں جس قدر کاربن ڈائی آکسائڈ تھا اگر اس کی مقدار بڑھ کر صرف دوگنی ہو جائے (جو اس روش کے برقرار رہنے کی صورت میں عنقریب ہو سکتی ہے) تو زمین کی سطح کا درجہ حرارت ۲ سے ۳ سینٹی گریڈ بڑھ جائے گا۔

علم و خبر کے حصول، تحفیظ اور انتشار کی مغربی ساحری کے باوجود اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ مندرجہ ذیل چیزوں، کاموں، طریقوں اور ترجیحات کے سبب روئے زمین پر سطح ارضی (TERRESTRIAL) طبقات ارضی (GEOLOGICAL) فضائی (ATMOSPHERIC) مائی (AQUATIC) غذائی (FOOD) نباتاتی (BOTANICAL) حیوانی (ZOOLOGICAL) بشری (HUMAN) اور نفسیاتی (PSYCHOLOGICAL) زندگی میں کیسا فساد برپا ہوگیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک انسانی حیات کو ناممکن بنا دینے کے لیے کافی ہے۔

۱۔ بڑی صنعتیں، فلک بوس عمارتیں اور شہر، بڑے ڈیم۔

۲۔ زیر زمین، بر زمین، زیر آب اور فضائی انفجارات (EXPLOSIONS)

۳۔ مصنوعی کاشتکاری، غیر فطری شجر کاری، جراثیم کش کیمیاجات، کیمیائی کھاد اور کیڑے مار کیمیاجات

۴۔ مصنوعی غذائیں، غیر فطری تغذیہ، کیمیائی تحفظ اور ڈبہ بندی، کیمیائی انداز غیر فطری ردو قبول

۵۔ مضاد جراثیم (ANTIBIOTIC) دوائیں بے تحاشہ جراحی، غیر فطری جراحی۔

۶۔ کاموں کی غیر فطری تقسیم، غیر فطری معاشرتیت (UNNATURAL SOCIALISATION)

اور غیر فطری معاشریت (UNNATURAL SOCIETALISATION)

مذکورہ بڑے بڑے خطرات اور مہلکات سے قطع نظر ان میں سے صرف ایک خطرہ کس قدر مہلک وسیع الدائرہ اور متاثر کن ہے اس کا اندازہ ذیل میں دیئے گئے مختصر بیان سے ہو جائے گا۔

ذیل کا بیان صرف اس آلودگی سے متعلق ہے جو بے تحاشہ صنعت کاری اور صنعتی انقلاب کا نتیجہ ہوتی ہے اور سوء اتفاق اس وقت ساری دنیا اسی کے جنون میں یا تو مبتلا ہے یا اسے مبتلا کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے صنعتوں، مشینوں اور اسی سے متعلق چیزوں کے اخراج اور ان سے پیدا ہونے والی آلودگی اور ان کے مہلکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آرسینک (ARSENIC) کوئلہ اور تیل کی بھٹیوں سے اور شیشہ بنانے کے بڑے کارخانوں سے۔ طویل عرصے تک تعرض (EXPOSURE) پھیپھڑوں اور جلد میں کینسر پیدا کرتا ہے۔

۲۔ بینزن (BENZENE) C6H6 ریفائنریوں، موٹر گاڑیوں سے۔ طویل عرصے تک تعرض لیوکیمیا یعنی ابیضاض الدم (LEUKEMIA) کا سبب ہوتا ہے۔

۳۔ کیڈمیم Cd (CADMIUM)۔ (SMELTER) یعنی مصاہر، فاضل اشیاء کے جلتے، کوئلہ اور تیل کی ریفائنریوں سے۔ طویل عرصے تک تعرض گردے اور پھیپھڑے کو برباد کر دیتا ہے۔ ہڈیوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

۴۔ کلورین Cl_2 (CHLORINE) کیمیائی صنعتوں سے۔ HCl پیدا کرتا ہے۔ غشاء المخاطی (MUCOUS MBRANE) میں تہیج (IRRITATION) پیدا کرتا ہے۔

۵۔ کاربن مونو آکسائیڈ CO (CARBON MONOXIDE) موٹر گاڑیوں، کوئلہ اور تیل کی بھٹیوں مصاہر، اسٹیل پلانٹوں سے۔ بدن میں آکسیجن کی کمی کر دیتا ہے۔ دل کو برباد کر دیتا ہے۔